منشور سولان ہمتاج بخاتم		باخاتم و مہر آمد منشور محمدؐ		توریت باانجیل بہ تبجیل		کو مان منشور محمدؐ	

نمبر ۳۲ — جلد ۱۱

منشور محمدی

سنہ ۲۹۹ ہجری

مطبوعہ — ۱۵ ذیقعدہ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع		توقیع خط آیت منشور محمدؐ		توریت وہم انجیل برافتاد بہ تبجیل		چون گشت علم رایت منشور محمدؐ	

مثنوی عیش

متوجب حمد وہ خدا ہے		جو خسرو کشور بقا ہے		جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہے		خورشید عرب ہ عجم ہے	
عالم ہے قدیر ہے احد ہے		سلطان قلمرو ابد ہے		وہ افسر فرق انبیا ہی		محبوب جناب کبریا ہی	
مالک رازق کریم خلاق		عادل سامع مرید صادق		شاہنشہ کشور نبوت		ارائش مسند شریعت	
خلاق زمین و آسمان ہے		وہ غارس باغ کن فکان ہے		سب شرف نبی جہان ہے		وہ علت غائی جہان ہے	
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے		اثمار ہزار عالم اوسکے		ای خامہ عیش لکھ بانصاف		منشور محمدی کے اوصاف	
قندیل فلک لوجہ احسن		شمع مہ و مہر سے ہی روشن		جب سے نکلا یہہ رشک گلزار		نظرون سے گری جہان کے اغیار	
شاہنشہ ملک بے مثالی		محبوب حریم لایزالی		جو فضل و شرف اسے بجا ہے		ہمنام جناب مصطفی ہی	
دیہیم جلال فرق پر ہی		اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے		نور رخ دلپذیر اسلام	ق	ماحی ملل ظہیر اسلام	
خالق ہر چیز کا وہی ہے		صنعت ہر چیز مین رکھی ہے		شمس الاخبار آسمان پر		ہے پیش مسیح نیک اختر	
افعال حکیم لایزالی		ہوتی نہین مصلحت سے خالی		کرتا ہے بقلب زار نا شاد		منشور محمدی کی فریاد	
کیا لکھون ثنای ایزد پاک		ارشاد نبی ہے ما عرفناک		چھپتے ہین صحیح سب کو ایف		بے شبہی افسر صحایف	
جب نعت نبی کا وقت آیا		خامہ نے ادب سے سر جھکایا		حمدہ جنہ تنفیس مضمون		ہر لفظ ہی رشک در مکنون	
لولاک لما خلقت الافلاک		آیا ہے بشان شاہ لولاک		ہر سال روپیہ پانچ جودے		اس گوہر بے بہا کو وہ دے	
ای مسل علی رسول امجد		سردار پیمبران محمدؐ		پر شرط ہی پیشگی کی ای یار		ما بعد سے کچھ نہین سروکار	
		اس نظم کو کر چکا جب اتمام		سال و مہ و روز و شب الٰہی		ہو اسکو بہت بری ترقی	
				توقیع محمدی رکھا نام			

رسید نذر

مہتمم مشکور ہی اون عنایت فرماؤن کا جنہون نے ازراہ الطاف پیشگی زرقیمت سے مطبع کی امداد فرمائی -

جناب محمد عبداللہ صاحب ساکن الموزہ عنہ

جناب سید محمد جمال الدین حسین صاحب سرشتہ دار دارالخیر بکانیر عنہ ۱۰ر

جناب قاضی محمد رضی الاسلام صاحب ساکن گنجپورہ ضلع کرنال سے

اشتہار خیرخواہ اسلام

یہہ اخبار مہینہ مین ۲ بار شایع ہوگا اصلی غرض اس اخبار کی قومی ہمدردی ہے - اسلام کا سچا وکیل ہوگا - مسلمانون مین شوق تحصیل علوم قدیم و جدید کے پیدا کرنے مین سعی کریگا یہہ قیمت نہایت قلیل رکھی گئی ہے تاکہ غریب مسلمان بھی دیکھکر فائدہ حاصل کرین - یعنے قیمت سالانہ مع محصول عصا ہین - جو صاحب مہینہ مین ایکمرتبہ مضمون مفید عام عنایت فرماوینگے اون کے خدمت مین ایک پرچہ مفت بھیجا جاویگا - قیمت اخبار کی ہر حالت مین پیشگی لیجاویگی - یہہ اخبار یکم اکتوبر ۸۲ء سے جاری ہوگا - سب صاحب خط و کتابت کرین - فقط -

شیخ ریاض الدین احمد بی اے مترجم مدرسہ انجمن بمبئی اسلام
مالک اخبار خیرخواہ اسلام

مراسلات

فیاضی

اخبار انگریزی آرگس شمارہ مطبوعہ ۲۲ جولائی سے معلوم ہوتا ہے کہ لندن کے چرچ مشن سوسائٹی کو مسٹر ولیم چارلس جونیر ایک چینی سوداگر نے ۳۷ ہزار پونڈ یعنے قریب ۸ لاکھ روپیہ کے بکمشت عطا کیا ہے بدین شرط کہ یہہ روپیہ صرف چین اور جاپان مین مذہب عیسوی کے اشاعت کیواسطے شایع کیا جاوے اور اس روپیہ سے خاصکر دل استعمال کے واسطے گرجہ وغیرہ بنائی جاوین - ای ہندوستان کے مسلمانون اس خبر کو پڑہکر ذرا حمیت اسلامی کو کام مین لاؤ دیکھو غیر ملک کے لوگ اپنی مذہب کے اشاعت کیواسطے کسقدر خرچ کرتے ہین اگر ہم وہ ہی روپیہ جو اپنی نام آوری یا خوشنودی حکام کے واسطے روزمرہ صرف کرتی ہین اس کارخیر مین خرچ کرین تو کسقدر ثواب حاصل ہو اور کسقدر خوشنودی خدا اور رسول کی حاصل ہو - انجمن اظہار الحق لاہور خاص اشاعت دین اسلام کے واسطے جاری ہوی ہے جسکا حال مفصل اخبارون مین چھپ چکا ہے پس اس انجمن کے دل و جان سے تائید کرنا چاہئے اور یہہ موقع ہاتھ سے نہ کھونا چاہئے اس انجمن کے سکرٹری مولوی فضل الدین صاحب مالک اخبار دہلی پنج لاہور ہین جو صاحب اس کارخیر مین شریک ہونا چاہین وہ مولوی صاحب موصوف سے خط و کتابت کرین +

رقم رقیم ریاض الدین احمد وکیل اخبار منشور محمدی از بمبئی -

عجیب مقدمہ

اخبارات انگریزی سے معلوم ہوا کہ کلکتہ مین ایک پادری صاحب نے عدالت مین درخواست دی ہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتے ہین کیونکہ اوسنے بعد مکرر سہ کرر سمجھانیکے ایک دوسرے شخص سے زناکاری کی افسوس ہے کہ پادری صاحب کے بیوی پر بھی روح القدس کا کچھ اثر نہوا تو عوام کا کیا ذکر ہے انگلستان کے اخبارون کو اگر کوئی شخص دیکھے تو اوسکو تعجب ہوگا کہ وہان پر عورتون

کے ارادے سے سبب سے کسقدر مقدمہ زنا کے ہوتے رہتے ہین
چنانچہ حال مین ایک اخبار نے لکھا ہے کہ نیمزل پولیس کورٹ
مین ایک عجیب اطلاع ہوئی ہے کہ ایک شخص مع اپنی بیوی کے
رہتا تھا کسی وجہ سے اوسکی بیوی نے اپنی ماکو بلایا تھا
اون ذات شریف نے خوشامد صاحبہ سے ایسا ربط بڑھایا کہ
کسی طرف کو لیکر چلدئی بیوی رو رہی ہے فقط ۔

لا نبیّ بعدی

کتنی زبردست پیشین گوئی اور کیسی سچی اور زبردست بشارت
ہے جو اس زمانے تک برابر پوری ہوی اور آیندہ بھی
اسکے پورا ہونے کا کامل یقین بلکہ اہل اسلام کا عین ایمان
ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کلام مجید مین
خاتم النبیین کا ارشاد ہونا لا نبیّ بعدی کی کلاہ کا ایک
خوشنما اور بے نظیر طرہ ہے ۔ خاتم النبیین کے معنی مین علمائے
اہل اسلام کا اختلاف ہے مگر وہ اختلاف ایک اتفاق کی
صورت مین ہے یعنے صرف اخقاق مدنظر رہا ہے ۔ بعض
علمانے خاتم النبیین کے یہ معنے لکھے ہین ۔
رد من یختم بہ النبوۃ ،، یعنی خاتم النبیین وہ شخص ہے جسپر
نبوت ختم ہو جائے اور اوسکے بعد دوسرا نبی نہو لیکن
واضح ہو کہ کسی شئی کا اول یا آخر ہونا اس شئی کی صفات
کمالیہ مین داخل نہین اور نہ اولیت اور خاتمیت ایسی
صفتین ہین جنکی وجود سے ہم ایسی جزئے کو جسکی نظیر
آجتک پیدا نہین ہوئی شرف و امتیاز کا محتاج سمجھین
ورنہ لازم آئیگا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین (معاذ اللہ)
ذاتی کمالات نہ تھے اور صرف تمام انبیا کے بعد مبعوث
ہونے کی وجہ سے آپکو امتیاز تمام بنی نوع انسان پر

حاصل ہوا ہے حالانکہ یہہ ایسی بات ہے جو صرف قرین قیاس
ہی نہین بلکہ استحباب کے بھی لایق ہے ۔ خاتمیت اور آخریت
کوئی بڑی بھاری صفت نہین بلکہ بہ نسبت آخریت کے اولیت
کا مرتبہ خاص و عام کے نزدیک اعلیٰ ہے پس لازم آتا ہے کہ
حضرت آدم علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف
و امتیاز پر ترجیح ہوتی کیونکہ آپ نہ صرف انبیا مین اول ہین
بلکہ انسانون مین بھی اول انسان اور تمام بنی نوع انسان
کے جد امجد اور اصل اصول ہین قطع نظر اسکے اولیت اور
خاتمیت ایکدگر بسیط ہے یعنے کوئی ایسی شئے نہین ہے
جسکا تجزیہ ہو سکے یا جسکا وجود خارج مین پایا جائے بلکہ
ایک انتزاعی اور اعتباری امر ہے محققانہ اصول اسلام کے
موافق خاتم النبیین کے یہہ معنے ہین کہ متم صفات کمالیہ اور
مکمل اخلاق انسانیہ اور مختم کمالات نبوت ہو اور یہہ معنی بخیگی
طور پر اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الآیۃ کے مطابق
ہین ۔ مذکورۂ بالا معنی کو وہ لوگ بخوبی سمجھ سکینگے جو آیۃ

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین و
کان اللہ بکل شئی علیما سے ۔ واقف ہے ۔ بیضاوی نے
علیما کے مفعول کی یون تفسیر لکھی ہے ورای من یلیق بان
یختم بہ النبوۃ ،، یعنے خدا تعالیٰ کو تمام افراد انسانی مین سے
اُس جزئی کا علم بخوبی حاصل تھا جو خاتم ہونے کی صلاحیت
رکھتے تھے اس تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ آن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سوا دوسرے افراد انسانی مین خاتم کی صلاحیت
اور قابلیت بھی نہ تھی اور حقیقت آجتک اس امر کا مصداق
پورا ہوا ۔
آنحضرت صلعم کا اس شرف و کمال کے ساتھ مشرف و ممتاز

ہونا درحقیقت مشیت ایزدی مین داخل اور ایک قدرتی اور
فطرتی امر تھا -
اصول اسلام اور تحقیق علماء فخام اور فضلای کرام کی موافق
خاتم النبیین کے یہہ معنی نہین کہ آنحضرت صلعم کی نظیر کا پیدا ہونا
محال بالذات ہے اور خدا تعالیٰ معاذ اللہ آیندہ ایسے
جزئی کے پیدا کرنے سے عاجز ہو گیا بلکہ راسخ عقیدہ یہہ ہے
کہ مقدور و منظور الٰہی اسطرح پر تھا - اور یہہ اسلام اور اہل
اسلام کے لئے ایک ایسی غیر مترقبہ نعمت مشیت ایزدی سے ظہور
مین آئی ہے کہ ہمکو اسقدر ناز ہو بجا ہے ورنہ نص قطعی
موجود ہی - وان من شیئ الا عندنا خزائنہ - یعنے
کوئی شئی دنیا مین ایسی نہین جسکے خزانے خدا تعالیٰ کے پاس
موجود نہین - پس آنحضرت صلعم کی نظیر بھی شئ من الاشیاء ہی
اور ظاہر ہے کہ اوسکے خزانے بھی نص مرقومہ بالا کے موافق
مشیت ایزدی مین موجود ہونگے - ہمنے مذکورہ بالا تشریح
صرف مذہب اسلام کے مسلمہ اور راسخ اصول کی موافق ہے
اب ہم گذشتہ اور موجودہ فیلسوفون کی مصطلحات عقلیہ کے
موافق بھی اپنا دعوی ثابت کرنا چاہتے ہین - واضح ہو کہ
بنی ریفارمر - اوتار - وغیرہ اسی قسم کے الفاظ مترادف المعنی ہین
مذہب اسلام مین نبی کی ماہیت صرف اسقدر
بیان کی گئی ہے ھو انسان مبعوث من اللہ
تعالےٰ یدعی النبوۃ و اظہر علی یدہ المعجزۃ
یعنے نبی ایک انسان ہے جو خدا تعالیٰ کی جانب سے بھیجا جائے
نبوت کا دعوی کرے - اور اپنے ہاتھ پر معجزہ دکھائے -
معجزہ کے لغوی معنی عاجز کرنیوالا ہے یعنے تمام افراد انسانی
کو جو اسوقت موجود ہون اپنی صفات کمالیہ اور اپنی روشن دلائل
و براہین سے عاجز کر دے - اور ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم نے
اپنے ظاہری و باطنی کمالات - اپنے اشراقات - اپنے الہامات
اپنے خوارق عادات سے ساری خدائی کو عاجز کر دیا - وحشیون
کو مہذب انسان بنا دیا - شرک اور بت پرستی کا ایسا کہوج
کہو یا کہ کسی نبی یا ریفارمر نے ایسی کامیابی حاصل نہین کی
علی ہذا دنیا سے کسقدر حماقتین دور کین - جنکی تفصیل ایک
آرٹکل مین منضبط نہین ہو سکتی -
وہ قومین جنہون نے اپنے کو ساری خدائی مین مہذب سمجھا
اسلام کے اصول راسخہ صرف تسلیم ہی نہین کرتین بلکہ انکو
اپنا واجب العمل قرار دیتے ہین - پس بہت بڑا معجزہ آپکا
وجود باوجود اور وہ کلام پاک ہے جو وحی کے طور پر آپ پر
نازل ہوا ہے اور جسکی نظیر نہ تو آج تک پیدا ہوی اور نہ
آیندہ پیدا ہو سکتی ہے کیونکہ ہر شئے جب اپنے حد اور اپنے
کمال پر پہونچ جاتی ہے اور ہر معلول جسکی علت تامہ بہمہ وجوہ
بہمہ شرایط و عدم موانع مہیا ہو جاتی ہے تو اوسکے نظیر کا پیدا
ہونا قدرتی طور پر محال ہو جاتا ہے -
جو وحی آپ پر نازل ہوی چونکہ وہ اعلیٰ درجہ کی فصاحت و
بلاغت پر پہونچی ہوئی ہے لہذا اوسکے نظیر کا پیدا ہونا بدرجہ
اولیٰ محال ہوگا - جبکہ بعض کلام انسانی مثل شاہنامہ فردوسی
سکندر نامہ نظامی - قصاید متنبی - ملتن کی خیالی بہشت
شکسپیر کے ڈراما کا پیدا ہونا بھی محال ہے - اور جبکہ بعض
انسانون کا کلام بعض انسانون کا عاجز کرنیوالا ہے تو
ایسے وحی آسمانی جو ایسے اولوالعزم بے نظیر خاتم النبیین پر نازل
ہوی کیونکر عام افراد انسانی کی عاجز کرنیوالی نہوگی -
و للہ در القائل -

المنطق الصحر الاصم بکفہ
والمخرسین البلغا رفی بیانہ

عرب کا ایک شاعر کہتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے اپنے ہاتھ سے
گوبھرے پتھرون کو ناطق کردیا یعنے جولوگ وحشی اور
کافر مطلق اور حیوان لایعلم تھے وہ بھی بول اٹھے کہ لا
الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ- اور آپنے بڑے
بڑے فصیحون اور بلیغون کو اپنے کلام معجز نظام سے گونگا
بنا دیا- سبحان اللہ- سبحان اللہ- ناطق کیا تو کسکو اور
گونگا کیا تو کسکو- کتنا برجستہ تقابل ہے- یہی شاعر آگے
چلکر آنحضرت صلعم کی نعت مین لکھتا ہے-

قرنٌ بہ التوحید اصبح صاحیًا
واشرک منتبًا علےٰ اوثانہ

شاعر کہتا ہے کہ توحید آپکے وجود باجود کے باعث شگفتہ
اور خندہ زن ہوگئے- اور خود شرک اپنے بتون پر ماتم
کرتا ہے- اے صل علےٰ-

جس طنطنہ اور جس دعوی کے ساتھ کلام الہی مین آیتہ
تعجیز نازل ہوی ہے یعنی- قل لئن اجتمعت الانس
والجن علےٰ ان یاتو بمثل ہذا القران لایاتون بمثلہ
ولوکان بعضہم لبعض ظہیرًا-
بھلا اس زور و شور کے ساتھ کسی کلام انسانی مین بھی
دعوی کیا گیا ہے- یا کسی نبی اور ریفارمر نے ایسا دعوی
کیا ہے- یعنی اگر تمام جن اور انسان ایک دوسرے کے پشت
پناہ بنکر مجتمع اور متفق ہوجائینگے تو اس قرآن کی نظیر ہرگز
پیدا نکر سکینگے- اور یہہ صرف دعوی ہی نہین بلکہ دلیل بھی
اوسکے ساتھ ہے- اور قضایا قیاسًا تھا مہا کی قبیل کی
مثل سے ہے- چونکہ قرآن اپنی فصاحت و بلاغت مین معجز
تھا لہذا تحریف سے مبرا رہا- اور دوسری کتابین چونکہ
معجز نہ تھین لہذا وہین تحریف کا شایبہ ثابت کیا جاتا ہے
اسکی کامل اور زبردست وجوہ ایک یہہ ہے کہ دوسری کتابین
جو مختلف اقوام پر نازل ہوئین تو خود ان اقوام کی استدعا
پر نازل ہوئین تھین- اور قرآن مجید کی نسبت یہہ آیت
نازل ہوی ہے- نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون
یعنی خود ہمنے اپنی جانب سے یہہ کتاب نازل کی اور ہم ہی
اوسکے محافظ اور ذمہ دار ہین-
پس قوم نے جو شئی اپنی استدعا سے طلب کی خود اسپر اسکی
حفاظت لازم ہوگی اور چونکہ قرآن شریف کو خدا نے اپنی
جانب سے نازل کیا ہے لہذا خدا اوسکا محافظ ہے- اون
اعتراضات کا بھی یہی جواب ہی جو بیشتر غیر مذاہب والے قرآن
پاک پر کیا کرتے ہین کہ دوسرے آسمانی کتابین کیون معجز
نہین اور قرآن اپنی فصاحت و بلاغت مین کیون معجز ہے
حالانکہ سب خدا ہی کا کلام ہے-
یورپ کے فلاسفرون کی اصطلاح کے موافق ریفارمر کے
معنی ایسے شخص کے ہین جو کسی علم یا فن یا کسی صنعت و حرفت
یا کسی کمال کی تجدید یا اصلاح کرے-
اس تعریف سے لازم آتا ہے کہ یورپ مین اب بھی سیکڑون
اور ہزارون ریفارمر موجود ہین جو دنیوی امور اور
دنیوی کمالات اور صنایع و بدایع وغیرہ مین اصلاح یا
اختراع کرتے رہتے ہین-
نیوٹن بھی ایک ریفارمر تھا جسنے ریاضی کو فروغ دیا-
ریل- تار برقی- بھاپ وغیرہ کے جاری کرنے والے

اور پھر انکو فروغ دینے والے بھی ریفارمر ہین -
یورپ کے فلاسفرون کی مصطلحات کے موافق بھی آنحضرت
صلعم سے بڑہ کر کوئی ریفارمر نہین گذرا جنکو تمام دنیا کے
ریفارمرون نے تسلیم کیا ہے -
اور آپکے ایک ایک ارشاد کو آب زر سے لکھنے کے قابل
سمجھا ہے - آپ نے نہ صرف امور دینی کی بلکہ امور دنیوی کی
بھی اصلاح فرمائی ہے -
یورپ کے فیلسوفون نے باین ریش وفش اصول اسلام کو اُلٹ
پلٹ کیا مگر اصلاً غبار نہ پایا - پس لانبیَّ بعدی کا مصداق
آجتک ثابت ہوا اور آیندہ ثابت ہوگا -

راقم - احمد حسن شوکت - اسلام

مُراسلات

جناب اڈیٹر صاحب اخبار منشور محمدی زاد لطفکم -
بعد سلام مسنون الاسلام یہہ خاکسار ایک مضمون خدمت
عالی مین ارسال کرکے امیدوار ہی کہ آپ بلاہ نوازش ضرور بضرور
اپنی اخبار نامدار مین مندرج فرماکر اس کمترین کو ممنون و مشکور
کرین اور اپنے تمام ہمعصرون کو کہ جسقدر مہتمان اخبارات ہین
اس مضمون کو اپنی اپنی اخبارات مین چھاپنے کے واسطے
تحریر کیجئے تاکہ تمام ہندوستان مین اس مباحثہ کی کیفیت کا
اشتہار ہوجاوے اور جن پادری صاحبون کو دعوئ تلاش
دین حق کا ہو وہ ضرور اس خبر کو سنکر بمبئی مین حاضر ہوون
کیونکہ بڑے بڑے معتبر پادری صاحبون کی زبان سے جو کچھہ
سنا گیا ہی عرض کیا جاتا ہے - وہ یہہ ہے کہ جناب امام مسیح
صاحب نے نر سنگپور مین جبکہ فقیر نے اون سے مباحثہ کرنا چاہا
تو فرمایا تھا کہ مجکو بمبئی جانا فرض ہے کیونکہ وہان علماء دین
اسلام کے عیسائیون کے ساتھہ بحث ہونیوالی ہے اسلئے
مجکو وہان بلایا ہے جب وہان سے واپس آؤنگا تو ضرور
بحث کرونگا بعد اسکے بمبئی کو روانہ ہوے اور یہہ خاکسار
بھی بمبئی پہونچا جونہی فقیر کے آنیکی خبر سنی فوراً کافور
ہوگئے اور وہ بات بالکل جھوٹہ نکلی جبکہ فقیر نے اگر
اپنی علماء دین سے کہ جو لایق اسکے ہین دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ صرف بے اصل بات ہے ہمکو معلوم نہین اب دوسرا
حال یہہ ہے کہ ایکروز موقعہ پادری میجر صاحب قاضی عبدالسلام
صاحب پلیندری سے کہ جنہون نے دین اسلام چھوڑکر
عیسائی مذہب قبول کیا ہے ملاقات ہوی تو فقیر نے
اونسے سوال کیا کہ مسیح اگر خدا تھے تو پہاڑ پر دعا مونث
سے بچنے کی کیون مانگی اور مرنے سے ڈرکر چھپ کر کیون
بیٹھے کہ جو یہودیون کو تیس ۳۰ روپیہ رشوت یہودا نام کے
شاگرد کو دینا پڑے تب اوسنے گرفتار کرادیا اور سولی
پر کیون چلائی اور کیون بیقرار ہوکر کہا کہ خدا مجھکو کیون
چھوڑدیا آخر کچھہ جواب بن نہ آیا بعد اسکے مسیح کے مرکر
جی اوٹھنے کی گفتگو ہوی کہ وہ مرکر پھر جی اوٹھا اسکے
جواب مین فقیر نے چارون اناجیل کے حوالہ سے جواب دیا
کہ مسیح سوا گیارہ شاگردون کے اور کسیکو دکھائی نہین دیا
مگر پولوس قرنتیون کے ۱۵ باب کی ۶ آیت مین کہتے ہین کہ
وہ پانسو سے زیادہ کو دکھائی دیا اب پولوس کا قول اسپر
پڑہے یا چارون اناجیل کا اسکے جواب مین اونھون نے کہا
کہ آپ صبر کرین آپکے دوست مولوی صفدر علی صاحب تو
آچکے ہین اب رجب علی صاحب وعاد الدین صاحب اور پادری
صاحب مہتمم نور افشان اور گولٹ صاحب وغیرہ سب پادری

آنیوالے ہین جسوقت وہ آوینگے آپکو جواب بخوبی ملیگا بعد
آسکے ایک یہہ خبر مشہور ہوی ہے بلکہ اخبارات انگریزی اور گجراتی
مین بھی چھاپا گیا ہے کہ ولایت انگلستان سے ہندوستان کو
ایک لشکر نجات جنگ قدسی کرنیکے لئے گئے ہزار آدمی کا آیا ہی
حقیقت اس لشکر کی یہہ ہے کہ انگلستان مین کئے ہزار
آدمیون نے اپنا کاروبار دنیاوی چھوڑکر آپ کو دین کا سپاہی
بنایا ہے تاکہ مخالفون کیساتھ جنگ کرکے سبکو عیسائی
کرین اور ان خدا کے سپاہیون نے اپنی جماعت کا نام لشکر
نجات رکھا ہے اور جسطرح عہدے لشکر مین سپاہی سے لیکر میجر
کپتان جرنیل کرنیل وغیرہ تک ہوتے ہین وہ سب اس لشکر
مین مقرر ہوے ہین یہہ جنگ۔ صرف وعظ و
منادی اور ہر فرقہ اور مذہب کے علماء دین سے بحث مباحثہ
ہوگا اور جو اس جنگ مین شکست کھاکر زخمی ہوگا یعنے
اپنے مخالف کو جواب نہ دیسکیگا وہ گویا زخمی ہوکر اسپتال
مین رہیگا اور اپنی مرحم پٹی کراویگا وہ مرحم پٹی یہہ ہے
کہ مخالفون کا جواب سیکھکر چکا ہوگا پھر اپنا کام کریگا اور
مغرض کا جواب درجہ بدرجہ تمام افسران لشکر میجر کپتان
اور جرنیل کرنیل وغیرہ تک دینگے اور اسپر محبت تمام
کرکے عیسای بناوینگے یہہ لشکر عنقریب دو چار روز مین
بمبئی پہونچنے والا ہی اس واسطے اس خاکسار نے ایک اشتہار
دعوت اسلام پیشتر ہی سے اس لشکر مقدس نجات اور
تمام پادری صاحبان جو بمبئی مین جمع ہونیوالے ہین اون
سبکے نام جاری کیا ہی کہ یہہ فقیر ایک ادنی خادم خاندان علماء
اسلام سے آپ تمام صاحبان کی خدمت کے واسطے بمبئی مین حاضر
ہے آپکی خدمت بخوبی بجالاوینگا اور جبکہ فقیر سے آپکی مرضی

کے موافق خدمت نہو سکے تو پھر آپکو اختیار ہے کہ ہمارے اور ہمارے بزرگان دین اور علماء اسلام کو تکلیف دیجیے گا اور بغیر فقیر سے بحث مباحثہ کئے ہوے بمبئی سے چلے جانا بہت بڑی شرم کی جگہ ہے کیونکہ تمام جہان مین عیسائی مذہب کے بے اصلی کا کامل ثبوت ہوجاویگا اور دس سوال مندرجہ اشتہار بزبان اردو و انگریزی مین چھپواکر لشکر مین اور سب ہندوستانی عیسائیون کو تقسیم ہونگے انشاء اللہ وہ سوالات آپکی خدمت مین بھی ارسال کرونگا۔ فقط
راقم سراج الدین احمد واعظ دلنصارے۔

منشور محمدی۔ جس لشکر نجات کے جمع ہونیکا قاضی صاحب نے بیان فرمایا ہی اسکا تذکرہ انگریزی اخبارات ہند و ولایت مین بھی ہو رہا ہے۔ جس مذہب کی بنا تثلیث اور ایسے ہی واہی مسایل موضوعہ پر ہو اس مذہب کی کمک کے لئے ایک طائفہ کثیر مال و متاع اور گھر دار چھوڑکر بغرض اشاعت مذہب نکلنا اور حضرات اہل اسلام جنکا دین پاک وحدت کی تعلیم کرتا ہی اور بڑے بڑے معرکون مین بعون و نصرت الہی فتحمند نکلا اپنے مذہب کی اعانت سے باز رہنا ایک تعجب انگیز بات ہی اگر غور کیا جاوے تو یہی پایا جاویگا کہ ہماری سستی اور غفلت سے یہہ حالت ہوگئی ہے ورنہ کیا معنی کہ اہل اسلام کے دلون مین وہ جوش و خروش جو کسی زمانہ مین تھا اب اسکا عشر عشیر بھی نہین پایا جاتا۔ حصن حصین اسلام جسکی بنا ۱۳ سو سال سے مستحکم ہوی ہے ابتک ہزارون مخالفان اسلام کے حملہ سے محفوظ ہے اور جب کبھی مخالفون کا لشکر حملہ آور ہوتا ہی تو سوا شکست فاش کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا ہر چند مخالف بڑی بڑی تیاریون اور اقسام کی حیلہ بازیون

سے مُنہ آتے ہین مگر جب اسلام کی توپون سے اون پر جوابون
اور اولے اعتراضون کی گولون کی بوچھار ہوتی ہے تو دشمن
تاب مقاومت نہ لاکر ایسا بھاگتا ہے کہ سواران میدان مناظرہ
کے ہات نہین لگتا- اور جب کبھی بڑی تلاش سے کوئی ایک
ملگیا تو اپنی حجت کی ہتیار زمین پر ڈالکر عاجزی کرنے لگتا ہے
باوجود اس حصن حصین کے حامیان قلعہ کو ضرور ہے
کہ وہ مخالفون کے جبن کا خیال کرکے اپنی تیاریون سے غافل
نرہین بلکہ ضرور ہے کہ ہمیشہ اور ہر وقت مقابلہ کو تیار رہین-
پس اب جو بمبئی اور ہندوستان کے اکثر شہرون مین مخالف
فوج کی آمد آمد کا غل پڑگیا ہے اور اس لشکر کے جاسوس
جابجا شہرون مین موجود ہین تو اسلامی انجمنون کو
ضرور ہے کہ وہ آگے ہی سے اپنا اپنا انتظام کرلین- لہذا
حضرات بانیان وارکین- انجمن اسلامی کلکتہ- انجمن
اسلامی امرتسر- انجمن اسلامی بمبئی- انجمن اسلامی میرٹھ
انجمن اظہار الحق لاہور- انجمن اسلامی لاہور- انجمن
درخشان بمبئی- انجمن تہذیب بمبئی وغیرہ سے ہماری التماس
ہے کہ وہ لشکر نجات کی مقابلہ کی تیاری آگے ہی سے کررکھین
ہمکو یقین واثق اور امید قوی بھی ہے کہ جب سالویشن آرمی کو
لشکر اسلام سے مقابلہ پڑیگا تو اسکو معلوم ہوگا کہ پردہ
زمین پر لشکر اسلام کا مقابلہ کریگا کسی مذہب کے لشکر کو تاب نہین

راقم خیرخواہ اسلام

صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی سلامت-

سلام مسنون- اخبار نورافشان لودہیانہ مورخہ ۷ ستمبر
سنہ رواں میری نظر سے گذرا- اخبار مذکور کے ۲۸۴ صفحے
مین اک خط کسی کارسپانڈنٹ نے لکھا ہے کہ جسمین رسالہ

انہار الحق نمبر ۲ مصنفہ حافظ فضل الدین صاحب واعظ لاہوری
کے آغاز مین جو قصیدہ چھپا ہی اسکے اک شعر پر اعتراض کیا گیا
ہے- چنانچہ وہ شعر یہہ ہے-

سقائے ابر کو کہان تاب اسقدر
ہمسر ہو آب پاشی مین جسکے چشم تر آب کا

جسکے معنے نورافشان کے مراسلہ نویس کو یہہ معلوم ہوتے ہین
کہ محمد صاحب آنسو روئے تھے کہ اسقدر ابر بھی کبھی برس نہین سکتا
!! کیون جناب- مراسلہ نویس صاحب فرماتے ہین- یہہ
سچ ہے- اسکا جواب صاحبان اسلام ذرہ غور کرکے دیوین
افسوس ہے کہ اگر نورافشان کے کارسپانڈنٹ بھی
فہم ودانش کے اشخاص ہین تو پھر کیا کہنا اس اخبار کی
خوب چمک ہوگی- حیف ہے کہ جن لوگون کو اردو شعر کے
معنے سمجھنے مین یہ حوصلہ ہے تو پھر وہی فاضلان اسلام پر
اعتراض کرنے کو کمر باندھتے ہین اور خواہی نخواہی دین
اسلام پر معترض ہونے کو اپنے پیٹ بھرنے کا وسیلہ سمجھتے
ہین- ایہا الناظرین غور کرنیکی جگہہ ہے- ایہا المنصفین
انصاف کریگا مقام ہے کہ جن لوگون کی ایسی سمجھہ ہو ان سے
پھر کیا توقع ہے- ایسی ہی سمجھہ کا باعث ہے کہ یہہ لوگ
مسئلہ تثلیث کے قائل ہین ورنہ کیا معنی کہ جنکو خدا نے
سمجھہ دار بنایا ہے وہ ایسی واہیات باتون کو مان لینگے- آمدم
برسر مطلب- پیشتر اسکے کہ شعر کے معنی بتائے جائین-
اخبار نورافشان کے مراسلہ نویس صاحب سے التماس ہے کہ
آپنے جو شعر مرقومہ بالا پر اعتراض کیا ہے اس سے کیا مقصود
ہے اگر اس سے آپکا مقصود رسالہ اظہار الحق کی تردید ہے
تو وہ مقصد اس اعتراض سے حاصل ہو نہین سکتا کیونکہ رسالہ

یکورہ مین دلایل ثبوت نبوت پیغمبر آخرالزمان مندرج
ہین اور یہہ دلیلین آپکی ہی الہامی کتب سے لی گئی ہین۔
پس چاہئے تو یون تھا کہ آن دلیلون کو غیر الہامی ثابت
کرتے اور بتلاتے کہ فلان مقامون مین حافظ صاحب نے غلطی
کی ہے - بخلاف اسکے اک شعر پر اپنی خوش فہمی سے اعتراض
کرکے بزعم خود کتاب کے مضمون کی تردید سمجھنا یہہ تو آپکی
عالی حوصلگی کی بڑی سند ہی - سچ ہے کہ حافظ صاحب نے
بڑی طاقت اور نہایت زبردستی سے پادری لوگون کی غلطی
ثابت کی ہے اور اُن کو اُنہی کے مقدس کتابون سے الزام
دیا ہی - اگر حیا کا پاس اور مذہب مسیحی واقعی ہوتا تو بدلایل
عقلی و نقلی ثبوت رکھتے ہوتو آئیے ہمین گوی و میدان ہے،
کب تک چھپے رستم ہوکر تیتیون کے آڑ شکار کھیلا کرینگے۔

تعجب تو ہمکو یہہ ہوتا ہے کارسپانڈنٹ
نورافشان نے اپنے عالی فہم ہوتا ثبوت اس شعر پر معترض
ہوکر تبلادیا مگر نورافشان کے مہتمم وادیٹر صاحب کو کیا
ہوا تھا کہ اُنہون نے اس مہمل اور بے معنے اعتراض کو چھاپکر
مشتہر کیا ؎ سقای ابر کو ہی کہان تاب اسقدر
ہمسر ہو آب پاشی مین چشم پُراب کا - اگر اس
شعر کے معنے کسی مشن اسکول کے لڑکے سے جو اردو جانتا ہو
پوچھئے تو وہ یہی کہیگا کہ شاعر یہہ کہتا ہے کہ وہ اپنے محبوب
و مطلوب کے فراق مین اتنا روتا ہے کہ ابر بھی اسکی برابری
نہین کر سکتا یعنے جو پانی اُسکے آنکھون سے جاتا ہے اتنا
پانی ابر بھی برس نہین سکتا - پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
سوا یہان کہان مذکور ہے - نیز سیاق و سباق
شعر سے یہہ معنے مفہوم ہوتے ہین - اسکے آگے کے دو
شعر یہہ ہین ؎ ہون بیقرار عشق مین ہر آہ سینے مین
مسیحا کو ہے شک میرے اضطراب کا + گرمان ہی چشم تر
دل پر داغ نوحہ گر + طاؤس کو خوش آئے صدا سحاب کا +
سقائے ابر کو ہے کہان تاب اسقدر + ہمسر ہو آب
پاشی مین چشم پُراب کا + پس شعر مذکور کے معنے کچھ اور
سمجھنا یہہ بالکل بعلمی کی دلیل ہے - رہی یہ بات کہ یہہ مبالغہ ہے
البتہ یہہ مبالغہ ہے جسکا لطف اسکو حاصل ہوتا ہے جو نظم
کے مزے سے واقف ہے اور جو علم عروض سے آگاہ ہے
اسکو مبالغہ کا حسن بیان معلوم ہوتا ہی - ہان جاہل مطلق کو
سوائے روٹی اور بسکٹ پشم اب کے کوئی چیز مزہ نہین دیتی
ایسے بیسمجھ کارسپانڈنٹون کو کہان تک سمجھائے جسکو
حوصلۂ فہم و دماغ کا نہو وہ کب کسی کی بات مانے

اعتراض کا تو یہہ حال پھر مراسلہ نویس نورافشان
کی جرأت پر آفرین کہ وہ صاحبان اسلام کو مخاطب کرکے
فرماتے ہین کہ اسکا جواب ذرہ غور کرکے دیوین - صاحب
آپکی فہم کے قربان پہلے جب آپنے اعتراض پر کمر باندہی
ذرہ غور کرکے اعتراض کیا ہوتا - کچھ سمجھکے بولا ہوتا
؎ نادان ہین جانتے نہین کچھ نہین کچھ + سمجھاؤ تو مانتے
نہین کچھ نہین کچھ + ایمان سے نہین انہین سروکار +
مسکر روتی ہے انکو درکار + معلوم نہین کہ دین
کیا ہے + بے دینون کو راہ دین کیا ہے + بیعلمی کی
راہ یہ چلے ہین + بدکار سمجھتے ہین بھلے ہین +
توفیق نیک دیجے یارب + ایمان کی خیر کیجے یارب +
- زیادہ نیاز - راقم ہرفرعونے راموسیٰ -
- مورخہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ

بقیہ رسالت اور کرامت

قولہ دوسری قرآن مین آنحضرت کے متعدد معجزات کا ذکر ہے جیسا "اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر" اصل آیت کو محقق صاحب نے یون لکھا تھا - اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یراوا آیۃ یعرضو ولنو لوا سحر - جواب قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منکران نبوت کے برخلاف حضرت نے معجزات سے بار بار انکار کیا اور طرح طرح کی عذر کیے ہین

اقول چشم بد دور محقق صاحب آیۃ قرآنی لکھتے وقت بھی تحریف کا پیچ کھیل گئے انشق کا الف کہا گئے اور ان یروا مین بجای اخیر کی بیچ مین ہمزہ ٹھونک دیا اور یقولوا کو خیر سے لنولوا لکھہ مارا سبحان اللہ یہہ عیسائیون مین سے نئے محقق پیدا ہوے ہین حضرت ذرا عبارت لکھتے وقت رسم خط اور صرف ونحو کے قواعد کا تو لحاظ رکھا کیجئے - آپکا یہہ فرمانا کہ حضرت نے معجزات سے انکار کیا ہے آپکی لیاقت اور استعداد کی ایک عمدہ دلیل ہے گھبرائیے نہین مین آپکی نشان دادہ عذرات کا بنمروار جواب دیتا ہون مگر پہلے ذرا میری اس تبصرہ پر نظر مار لیجئے تاکہ جواب مذکور کا سمجھ لینا آسان اور سہل ہوجاوے -

تبصرہ

(۱) رسول کو ہر ایک وقت یا ہر ایک فرقہ یا شخص یا گروہ اشخاص یا جماعت متفقہ کے سوال کرنے پر معجزہ دکھانا لازمی اور ضروری ہے یا نہین -

(۲) رسول معجزہ دکھانے سے کب انکار کرسکتا ہی -

(۳) انکار یا نہ دکھانے سے رسول کی طاقت معجزہ قایم اور ثابت رہتی ہے یا نہین -

امر اول محقق صاحب کو معلوم ہو کہ ہم اہل اسلام معجزہ اوس امر خارق عادت کو کہتے ہین کہ جو خاص رسول کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور جو خدا کی طرف اور قدرت سے ظہور پکڑتا ہے ہم اوس امر خارق عادت کو خداوند کریم کا ایک ایسا فعل قرار دیتے ہین کہ جو اوسکی حکمت اور قدرت سے ایک ممتاز بندی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے ہمارے عقیدہ مین بندے کو بالذات یا بنفسہ ایسی طاقت حاصل نہین کہ جسکے زور سے خارق عادات ہوسکے البتہ جب کسی خاص اور ممتاز بندے کو خداوند کریم مدد دیتا ہے تو اوسکے ہاتھ پر امور خارق عادت ظاہر ہوتے ہین تاکہ اون امور کے اظہار سے اوسکی ممتازیت اور رسالت یا نبوت لوگون پر ثابت ہوجاوے اور لوگ راہ راست اختیار کرین خداوند کریم کی طرف اور قدرت سے کسی رسول کے ہاتھ سے اوسوقت معجزات کا ظہور اور صدور ہوتا ہی کہ جب اوس ظہور اور صدور کی ضرورت اور حاجت پڑتی ہے اس امر کو عیسائیون کے ایک مشہور فاضل پادری مینیل صاحب نے بھی منظور کیا ہے - جیسا کہ رسالہ ردای اسلام در باب معجزات کے صفحہ ۴ اور ۵ مین لکھا ہے -

قولہ ہم یہان تک دیکھتے ہین کہ نبیون اور رسولون کو بھی معجزہ دکھلانے کی قدرت کسی خاص الخاص مطلب کے واسطے عنایت ہوتے تھے دیکھو رسالہ مذکور مطبوعہ مطبع امریکن مشن لکھنو ۱۸۷۴ء رسولون اور نبیون کو خداوند کریم کی جانب سے معجزات کبھی کے طور پر عطا نہین

ہوتی کہ بازی گردن کے طرح گلی کوچون مین دکھاتی پھرین
بلکہ اس واسطے کہ ضرورت کے وقت اظہار قدرت خدا
اور اپنی رسالت کے اثبات کے واسطے کام مین لائین۔
جب یہہ باتین معلوم ہوئی تو اب اس بات کو سمجھ لینا چاہیے
کہ جب کسی ملک یا قوم مین کوئی نیا رسول یا نبی مبعوث
ہوتا ہے تو اوس ملک یا قوم کے لوگ ابتدائے دنون مین
پوری پوری مخالفت کرتی ہین جو باتون کو اچھا اور
نیک بھی سمجھتے ہین اور صراحۃً جانتے ہین کہ وہ باتین
عقل سلیم کے موافق ہین اونکی بھی تکذیب کرتی ہین اور
اسبات پر پورا پورا زور دیتے ہین کہ کسی نہ کسی طرح یہہ
نبی یا رسول پایۂ صداقت سے گرایا جاوے اور اوسکی
بات عام لوگون مین جمنے نہ پاوی اوس ملک یا قوم کا
ہر ایک آدمی رات دن اوس نبی یا رسول کو ٹھٹھون اور
مسخریون مین اوڑاتا ہے مختلف رنگون اور پیرایون
مین نبی یا رسول کے پاس آکر ٹھٹھے اور مسخری اور
چھیڑ چھاڑ اور تنگ کرنے کیواسطے مختلف سوالات کرتی
ہین ایسے لوگون کی نیت مین احقاق حق نہین ہوتا
بلکہ رسولون کو عام طور پر خراب اور تنگ کرنا دنیا مین
جسقدر نبی اور رسول مبعوث ہوے ہین اونکے ساتھ
اونکی ملک اور قوم والون نے جس جس قسم کی عداوتین اور
دشمنی کی ہین وہ اسبات کو پورے طور پر ظاہر کرتے ہین
کہ نبیون اور رسولون کے ساتھ لوگ محض کاوش اور ضد
سے پیش آتی رہی ہین اورون کو جانے دو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے ہی ساتھ یہودی اور فریسی کیا کچھ کرتے رہی
ہین یہودیون کے عالم اور کاہن اور فقیہ اور فریسی باوجود

اس علم کے کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا کی طرف سے مبعوث
ہوے ہین مسیح کے ساتھ ایسی عداوت اور ذاتی کاوش سے
پیش آتی رہی ہین کہ خدا کی پناہ اگر اعتبار ہین تو چارون
اناجیل کو دیکھو جب نئے نبیون اور رسولون کے ساتھ
لوگ اسقدر کاوش اور عداوت سے پیش آتی ہین کہ اونکی
سچے باتون کی بھی تکذیب کرتی ہین اور اونکو ٹھٹھون اور
مسخریون مین اوڑاتے ہین تو رسول یا نبی کو ہر ایک وقت
یا فرقہ یا شخص یا گروہ یا اشخاص یا جماعت متفرق کے سوال
کرنے پر معجزہ دکھانا امر لازمی نہین ایسے لوگ احقاق حق کے
واسطے معجزات کی درخواست نہین کرتے بلکہ رسولون اور
نبیون کو تنگ اور خراب کرنے کے واسطے چونکہ خداوند کریم
نے نبیون اور رسولون کو کھیل کے طور پر معجزات کی طاقت عطا
نہین کی اس واسطے کچھ ضروری اور لازمی امر نہین کہ بلا
ضرورت وحاجت معجزات دکھائی جائین نبی اور رسول الہی
قوانین کے تعلیم پانے اور سیکھنے کے سبب معجزات کی درخواست
کرنے والون کے حالتون اور خیالات اور طلب حق اور ضرورتون
کو خوب پہچانتے اور جانتے ہین جب اظہار معجزات کی ضرورت
دیکھتے ہین تو ظاہر کرتے ہین اور جب ضرورت نہین دیکھتے
تو شریر النفس لوگون کو جواب دیتے ہین نبیون اور رسولون
کو خدا نے اس واسطے معجزات کی طاقت عطا نہین کی
کہ ہر ایک وقت مین عام لوگون کے درخواست کرنے پر جو محض
شرارت اور ضد سے ہوتی ہے بازی گردن کے طرح معجزات کے
پٹارے کھول بیٹھین اور خدا کی قدرتون اور بخشے ہوے
طاقتون اور نعمتون کو برباد اور رایگان دین بقول
ایک بزرگ کے سوروں اور کتون کے آگے موتیون کا پھینکنا

دانائی ہین معجزہ اعتقاد کی صحیح اور درست کرنے کیواسطے
ایک الہی دوائی ہے جو روحانی ڈاکترون یعنے نبیون اور
رسولون کی معرفت دی جاتی ہے جیسا نفسانی اور جسمانی
طبیب اور حکیم اپنی عمدہ اور صحت بخش دوائی کو برباد اور
رایگان ہنین جانے دیتا اسی طرح پر نبی اور رسول اپنی
عمدہ اور معقول طاقتون کو شریرون کے کہنے پر رایگان
ہنین دے سکتا خیال کرنے کا موقعہ ہے کہ جب جسمانی طبیب
اپنی عمدہ اور معقول دوائی کو برباد اور رایگان ہنین دیسکتا
تو روحانی طبیب یعنے انبیا علیہم السلام خدا کے بخشے ہوے
طاقتون اور نعمتون کو کسطرح پر رایگان اور برباد دیسکتے
ہین اگر نبی یا رسول خدا کے بخشے ہوی طاقتون کو بازیگرون
کے طرح گلی اور کوچون مین دکھاتے اور ظاہر کرتے پھرین تو
اس سے معجزات کے دو قرین فرق آتا ہے ہان ضرورت کیوقت
جب معجزات طلب کرنے والے راستی اور صداقت سے طلب کرتے
ہون معجزات کا دکھانا ضروری ہے بلا ضرورت رسولون
کا معجزات دکھانا ایک لغو حرکت ہے رسولون کے سوانح
عمری دیکھنے سے ثابت ہوتا ہی کہ اونھون نے ضرورت کیوقت
ہی معجزات دکھاتی ہین بلا ضرورت کسی رسول نے معجزہ ہنین
دکھایا اگر کوئی شخص اسبات کا قایل ہو کہ رسولون نے بلا ضرورت
بھی معجزات دکھائے ہین تو اوسکو اون معجزات کے فضول اور
محض لغو ہونے کے اعتراض کو دور کرنا لازم ہے۔

امر دوم رسول معجزہ دکھانے سے اسوقت انکار کریگا
مختار اور مجاز ہے کہ جب معجزہ طلب کرنے والون کو محض
ضدی اور زی چھیڑ چھاڑ کرنیوالے اور متعصب سمجھے یا جب
معجزہ دکھانیکی ضرورت نہ دیکھے جسطرح پر ایک بر ذاکتر یا
حاذق طبیب علامات سے مریض کے اندرونی حالتین پہچان
جاتا ہی اسیطرح پر انبیا علیہم السلام معجزہ طلب کرنیوالون
کے حالتون کا وزن کر سکتے ہین جب اونکی دانست اور سمجھہ
مین معجزہ طلب کرنیوالون کی حالت ٹھیک اور درست نہین
ہوتی تو انکار کرتے ہین اگر ایسی صورتون مین انبیا علیہم السلام
معجزات دکھاوین تو ہم انکو کسی صورت مین رسول یا نبی
نہین کہینگے کیونکہ اونھون نے ایک ایسا فعل کیا کہ جو سراسر
لغو اور غیر مفید تھا جب معجزات طلب کرنے والون کے
حالتین ہی ٹھیک اور درست نہین تھین تو پھر معجزہ کا
دکھانا کیا ضرور تھا۔

امر سوم- انکار دو قسم پر ہی ایک انکار ذات شئی اور
ایک انکار اظہار تاثیرات شئی انکار ذات شئی تو ایسا ہی کہ
جیسا کوئی کہے میرے پاس دولت ہی نہین اور انکار
اظہار تاثیرات شئی ایسا کہ جیسے کوئی کہے کہ دولت تو میرے
پاس ہے مگر مین اسوقت دیتا نہین ان دونون قسمون مین
زمین آسمان کا فرق ہی جو نبی یا رسول ذات اور طاقت
معجزہ سے انکار کرے اوسپر بلا شک یہہ باتین وارد ہو سکتی ہے
کہ وہ رسول بے معجزہ تھا لاکن جو نبی یا رسول عدم ضرورت
یا طلب کرنے والون کی شرارت یا محض شقاوت یا چھیڑ
چھاڑ کے سبب اظہار معجزہ سے انکار کرے وہ اسباتکا مورد نہین
ہو سکتا کہ اوسکو رسول بے کرامت یا بے معجزہ کہا جاوے
پہلی صورت انکار ذات شئی ہے اور دوسری انکار اظہار
تاثیرات شئی پہلی صورت مین نبی کی ذات سے ذات معجزہ اور
طاقت معجزہ کا سلب لازم آتا ہی اور دوسری صورت مین طاقت
معجزہ کے تاثیر کی اظہار کا انکار لازم آتا ہے۔ باقی برآیندہ

مطبع بحر الاسلام بگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا +